تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قیمت فی پرچہ ۱؎

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان شریف

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ انچارج ۔ محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۲ | مورخہ ۸ فروری سنہ ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۲ رجب سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

یہ خبر نہایت افسوس سے پڑھی جائیگی ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ طاہر احمد جو حرم ثالث سے تھے ۔ مریض رہکر آٹھ ماہ کی عمر میں ۳ فروری کو ایک بجے دن کے جبکہ منارۃ المسیح پر اذان کی آواز بلند ہو رہی تھی ۔ مؤذن کی صدائے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے رفیق اعلیٰ سے جا ملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ خلاقِ عالم خاندانِ نبوت کو نعم البدل عطا فرمائے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کو آجکل شب میں حرارت ہو جاتی ہے ۔ گلے کی سوزش کی تکلیف کے باعث درس قرآن کریم کیلئے حضرت حافظ روشن علی صاحب کو حکم فرمایا ہے ۔ چنانچہ حافظ صاحب مسجد اقصیٰ میں درس دیتے ہیں ؛

سلام بحضورِ موعودِ اسلام

"حضرت محبوبِ انام مسیح الاسلام علیہ من اللہ السلام"

وہی دلبرِ عالم جس کے سب مشتاق بلکہ عشاق تھے دربارِ ظہور میں جلوہ فرما ہوا ۔ روحانیوں نے مرحبا مرحبا پکارا ۔ ربانیوں نے دست بستہ ہو کر سرِ نیاز جھکایا ۔ یہ خادم محمدی بھی اپنے آقاءِ نامدار کا سلام پہنچانے حاضر ہوا ۔

(الحدیث) فمن لقیہ فلیقرئہ منی السلام (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۳)

یا مسیح الہدیٰ سلامٌ علیک	یا مکین العلیٰ سلامٌ علیک
انت شمس الضحیٰ سلامٌ علیک	انت بدر الدجیٰ سلامٌ علیک
انت محبوبنا و سیدنا	انت ما وائنا سلامٌ علیک

از رہِ لطف و شوق فرمودؐ	مصطفےٰؐ بر شما سلامٌ علیک
این گدائے محمدی گوید	از شہِ انبیا سلامٌ علیک
جملہ ابدالِ شام کہتے ہیں	بلکہ سب اولیا سلامٌ علیک
اہلِ صُفّہ جو صاف باطن ہیں	بھیجتے ہیں سدا سلامٌ علیک
تیرے دشمن پہ لعنتیں برسیں	تجھ پہ بے انتہا سلامٌ علیک
ہو کے گمنام وہ تو خاک ہوا	تو دلوں میں رہا سلامٌ علیک
بادشاہِ سلامتی ہے تو	میں ہوں خادم ترا سلامٌ علیک
دلِ علمی کی آرزو ہے یہی	ہو قبول اب مرا سلامٌ علیک

(الہام علیہ السلام ۔ ق)

پھر جواب سلام میں پہنچے
مجھ کو کاش آپ کا سلامٌ علیک

نامہ نیّر

بلادِ غیر میں تبلیغ

مولوی غلام فرید صاحب برلن پہنچ گئے

برلن سے خط اور تار کے ذریعہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ۲۰ ر دسمبر کو مولوی غلام فرید صاحب مع اہل و عیال دار السلطنت جرمنی میں پہنچ گئے۔ انگلستان سے عزیز ظفر حق خان صاحب بی۔ ایس۔ سی دیلز اپنی ہمشیرہ اہلیہ مولوی غلام فرید صاحب کی علالتِ طبع (جو جہاز کے سفر کی تکلیف کے باعث ہے) کی خبر پر برلن تشریف لے گئے ہیں۔ عزیزان عبد الرحیم خان خالد اور سید محمود اللہ شاہ صاحب بھی جو بڑے دن کی تعطیلات پر بلجیم گئے تھے۔ غالباً مولوی صاحب سے ملنے برلن جانیوالے ہیں۔ احباب مغربی دنیا میں نئے تجربات شروع کرنے اور مرکز یورپ میں لوائے احمد بلند رکھنے والے نو وارد مبلغ کی کامیابی کے لیئے دعا فرماویں مجھے اس عزیز سے کئی ایک تعلقات ہیں۔ اور ان کی بنار پر میں ان کو خوش آمدید کہتا اور ان کی ہر طرح کامیابی کے لیئے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دست بدعا ہوں۔

احمدی طلبار تعطیلات پر

عزیز عبد الرحیم خان صاحب خالد بلجیم سے لکھتے ہیں ،، ”ہم نے کل رات بڑی تکلیف میں گذاری سمندر میں تلاطم تھا۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی طبیعت اب تک خراب ہے۔ پہلا کام یہ کیا کہ آپ کے حسب ارشاد مسافروں میں لٹریچر تقسیم کر دیا۔ اور اس طرح خدا نے خدمتِ دین کی تھوڑی سی توفیق دیدی۔“

عزیز ملک محمد اسمٰعیل خلف ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم ”ٹارقی“ میں مقیم ہیں۔ اور اپنے مختصر مقام میں تقسیم لٹریچر اور انفرادی گفتگو سے خدمتِ سرکار کرتے ہیں عزیز کو تبلیغ کی دھن ہے۔

جرمنی میں احمدیت

ایک عزیز دوست جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں رمضانی صاحب کے شروع کردہ کام کو جاری رکھنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ ہر ہفتہ یہاں سے ان کو کچھ لٹریچر بھیجا جاتا ہے اور وہ مختلف سوسائٹیوں میں اس کو تقسیم کر دیتے ہیں اس طرح فرانس کے صدر حکومت میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیار کے پیغام برحق کا تذکرہ ہوتا ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے۔ ہم جب احمدیت کا لفظ بولتے ہیں اس سے مراد ہماری یہی ہوتی ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جسے احمد قدنی بروز مصطفےٰ نے دوبارہ زندہ نشانوں کے ساتھ تازہ کیا۔ اور توہمات اغلاط کی تاریکی میں جو اسلام کے صاف چہرہ کو چھپائے ہوئے تھے دین حق کی خوبصورتی دوبارہ نمایاں کی۔

لنڈن میں تبلیغ

۲۳ ر دسمبر کو ”صلح“ کا ایک شنبہ تھا اس تقریب پر مبلغ احمدیت اور بعض دوسرے دوستوں نے ”صلح“ اور ”قیام امن“ پر تقریریں کیں۔ عاجز نے کہا کہ دنیا میں امن کا ذریعہ مسیح موعود کی غلامی کے سوا اور جگہ ڈھونڈنا بے سُود ہے۔ دنیا نے پہلے کبھی مذہب کے بغیر ترقی نہیں کی۔ اور اب بھی ہرگز اُجڑا ہُوا گھر اسوقت تک آباد نہ ہوگا۔ جب تک شہزادہ امن کی تخت گاہ اس کے اندر مضبوط طور پر قائم نہ ہوگی۔

ایک دلچسپ مکالمہ

مس تھیوڈور نام ایک صوفی منش خاتون کا ایک سوسائٹی میں لیکچر تھا آپ نے ”ڈراما اور مقدس قصص“ پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور اسی مضمون پر آپ کی تقریر تھی۔ دوران تقریر میں جن امور پر لیکچرار نے زور دیا وہ یہ تھا کہ عبادت میں جسم کا مختلف حالتیں اختیار کرنا ضروری ہے اور میرے سوال کرنے پر یہ بھی کہا کہ عبادت میں خوش الحانی سے پڑھنا اور آنکھوں سے آنسو بہانا رُوحانی مدارج کی ترقی میں ممد ہے لیکن آنسو بہانا قابل مقررہ نے کہا کہ ساتویں طبقہ میں ہے۔ اور پھر یہ بھی کہا کہ دس سال میں دُنیا پر ایک عظیم تغیر واقع ہوگا۔ اس تقریر کے بعد عاجز نے ایک مختصر سی تقریر میں بتایا کہ آج کا لیکچر ایک رنگ میں اسلامی عبادت کی تفسیر تھا۔

اُمید کی جھلک

گذشتہ دو ہفتہ سے میری طبیعت بہت مغموم تھی۔ مجھے سخت رنج و قلق تھا کہ دشمن چاروں طرف ہیں۔ اور مخالفین و مرتدین کے لشکر ہر وقت علَم بردارِ صداقت کو کچلنے کے لئے تیار ہیں۔ ادھر باوجود وعدہ الٰہی ہماری شامتِ اعمال سے نصرت الٰہی کا وقت دور معلوم ہوتا ہے۔ مجھے بعض راتوں کو اسی ادھیڑ بُن میں نیند نہیں آتی لیکن اچانک ۱۹۲۳ء کا آخری ہفتہ میرے قلب کو اطمینان سے پُر کر رہا ہے۔ اور ۱۹۲۴ء کے نیّرِ عالمتاب کی شعاعیں تاریک انگلستان میں امید کی ایک جھلک دکھاتی ہیں۔

غم مخور زاں کہ من دریں تشویش + خورمی وصل یار مے بینم

اور میں نے ایک طرف سپر چوالیسٹ دوسری طرف تھیوسوفسٹ اور نیو تھاٹ وغیرہ دوسرے اسی قسم کے تمام روحانیات سے کم و بیش تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس امر کا متلاشی پایا ہے۔ کہ ان کو وہ ”شاہد“ ”مبشر“ ”نذیر“ مل جائے جو دنیا کے امراض کا ڈاکٹر اور انسانوں کا آسمانی رہنما ہو۔

مسیح موعود اور کرسمس

اس امید اور ۱۹۲۴ء کے ساتھ مذہبی آدمیوں کی امیدوں کا وابستہ ہونے کے یقین نے مجھے توجہ دلائی۔ کہ میں لنڈن سے مسیح موعود کی آمد کا اعلان ذرا زیادہ زور سے کردوں۔ اور اس غرض سے چند ہزار رسالہ بنام ”مسیح موعود“ شایع کر دیا ہے اس کے ٹائٹل پر مسیح موعود کا عکس اور مسجد اور اونچا منارہ ہے اور گویا اللہ کا مسیح لنڈن میں منارہ پر سے اسلام کا وعظ انگریزی میں کر رہا ہے۔ یہ رسالہ ماہوار ہوگا۔ اور ان چار صفحوں کو انشاراللہ دلچسپ بنانے کی کوشش کیجائیگی۔ نمونہ ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان سے منگوایا جا سکتا ہے۔ ہم نے اس ”تحفہ کرسمس“ کو لنڈن میں عین بڑے دن سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

لائبریریوں کی فہرست

ایک دوست نے بعض لائبریریوں (کتب خانوں) کی فہرست بھیجکر تحریک کی ہے کہ ان کتب خانوں میں رسالہ مسلم سن رائز اور سلسلہ کے بعض دیگر رسائل و اخبارات مفت بھیجنے کا انتظام کیا جاوے وہ فہرست ناقص ہے۔ اسواسطے جمیع احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ کے شہروں کے ہر ایک کتب خانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۸ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء

اس قلعہ کو کوئی نہیں ڈھا سکتا

اخبار اہلحدیث مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۲۴ء اپنی قدیم عادت استہزا سے مجبور ہو کر لکھتا ہے:۔

"قادیانی قلعہ پر دو طرف سے بمب"
"نبوت قادیان سے ضلع سیالکوٹ میں چلی گئی"

اور ان عنوانوں کے نیچے دو شخصوں کا ذکر کرتا ہے۔ جن کے متعلق اس کا بیان ہے۔ کہ ان دو شخصوں نے نبوت و ماموریت کا دعوےٰ کیا ہے۔ ایک شخص ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا کوئی نبی بخش نامی ہے۔ دوسرا مدعی پنڈت پرشوتم دیوست دھاری اٹاوی ہے۔

یہ کیفیت پیش کر کے ایڈیٹر اہلحدیث امر صداقت کو مشتبہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ اس امر کو بھول گیا۔ کہ آفتاب صداقت ایسی بطالت کے گرد و غبار سے چھپ نہیں سکتا۔ اصل یہ ہے کہ ایسے مدعیوں کا پیدا ہونا ہی حقیقی صادق کے لئے ایک زبردست شہادت ہے۔ کیونکہ جب کہ ایک چیز اولاً دنیا میں ظاہر ہوتی ہے۔ تو بعد میں اس کے چربے مختلف اشکال میں اتارے جایا کرتے ہیں دیکھو جب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرما ہوئے۔ تو آپ کے بعد اسود و مسیلمہ بھی اٹھے لیکن خدا کے زبردست ید قدرت نے آخر صادق کو صادق کر دکھایا۔ اور آسمانی صداقت کے چشمے کو مکدر نہ ہونے دیا۔ واما الزبد فیذھب جفاء کے ماتحت غیر مامور جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ اور صادق مامور سرسبز درخت کی مانند پھلا پھولا اور دنیا میں پھیل گیا ۵

بو مسیلم را لقب کذاب ماند
مر محمد را اولو الالباب ماند

ہر صادق مامور کے بعد ایسے کتنے آئے اور چلے گئے۔ اور ان کا نام صفحہ روزگار سے حرف غلط کی طرح مٹ گیا۔ کہاں ہے بلعم باعورا جو موسیٰ مرد خدا کے بعد اٹھا۔ کہاں ہے اسود روسیاہ جو نور خدا محمد رسول اللہ کے بعد کھڑا ہوا۔ کدھر ہے مسیلمہ جو نبی الاسلام کے مقابلہ پر نکلا۔ اسی طرح آج بھی ہم دیکھتے ہیں۔ سچ سچ کہو کیا تمہارے دیکھتے دیکھتے کئی ایسے مدعی معدوم نہیں ہو چکے۔ کدھر گیا۔ وہ الٰہی بخش جو ملہم بن کر کھڑا ہوا تھا۔ کیا ہوا وہ چراغ دین جو اپنے آپ کو رسول کہتا تھا۔ کہاں ہے۔ وہ عبد الحکیم جو اپنے کو رحمۃ للعالمین اور منجملہ مرسلین ٹھہراتا تھا۔ کیا آج ان کا کوئی نام لیوا باقی ہے کیا آج ان کی رسالت کا کوئی چرچا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس اے تکذیب حق کرنے والو! آنکھیں کھولو۔ کان صاف کرو۔ دل کو سیدھا رکھو یقیناً سمجھو۔ کہ دنیا میں جہاں اصلی جواہر ہیں۔ وہاں کچھ نقلی اور جعلی بھی ہیں۔ نادان ان کی چمک سے دھوکہ کھائے تو کھائے۔ مگر دانا ان کو اصلیت کی کسوٹی پر پرکھ لیتا ہے ؎

تم دیکھتے ہو۔ کہ جب بارش ہوتی ہے تو مختلف اقسام کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ گھاس پات بھی سرسبزی حاصل کرتی ہے۔ مگر کیا محض چند روزہ۔ اور تھوڑی سی سبزی کو دیکھ کر کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ ایک تناور اور پھلدار درخت جس کے پھل شیریں اور خوشبو خوشگوار ہو۔ ادنیٰ اور معمولی گھاس کی برابر اور ناقابل التفات ہے۔

پس کوئی محقق ایسے دعووں کی آواز سنکر پریشان نہ ہو گا۔ بلکہ اس کو ایک آسمانی صداقت اول کا نشان سمجھے گا۔ اور وہ لوگ جو سطحی مزاج حقائق ناشناس ہیں۔ وہ کبھی نہیں سمجھ سکتے۔ نہ موسیٰ و عیسیٰ کے دور میں انہیں عقل آئی۔ اور نہ حضور خاتم الانبیاء کے زمانہ میں وہ کچھ سمجھے۔ اور نہ اب حقیقت کی تہ کو پہنچ سکتے ہیں۔ اولٰئک ھم الغافلون

ایڈیٹر اہلحدیث خود اپنی تفسیر القرآن کو پڑھ کر سوچے کہ اس میں کس زور کے ساتھ مخالفین اسلام سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ کوئی کسی جھوٹے نبی کی امت یا جماعت ہمیں دکھائے۔ سو یہ سچ ہے۔ کہ جس طرح آج ہم کسی جھوٹے نبی کی جماعت دنیا میں نہیں دیکھتے۔ آئندہ بھی ہرگز ہرگز نہ دیکھیں گے۔ سچے مامور الٰہی کی صداقت وہ مستحکم اور آہنی قلعہ ہے۔ کہ جو اس سے ٹکرائیگا اس کا سر پاش پاش ہو جائے گا۔ یہ وہ قلعہ نہیں جس پر کوئی بمب اثر کر سکے۔ دو بمب تو کیا ایسے بہت سے افترائی بمب پھینکے گئے۔ لیکن صداقت کا قلعہ نا ہونوز غیر متزلزل اور زبردست پہاڑ کی مانند کھڑا ہے۔ گواہ رہو۔ کہ جس طرح تم پہلے سے اس قلعہ کو مستحکم اور برقرار دیکھتے چلے آئے ہو۔ آئندہ بھی ایسا ہی دیکھو گے۔ یقیناً اس قلعہ کو کوئی نہیں ڈھا سکتا۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ایک مصلح ربانی کی ضرورت

انجمن حمایت الاسلام لاہور صوبہ پنجاب کی قدیمی اور سب سے بڑی انجمن ہے۔ اور اس کی خدمات اور کامیابیاں متعلق تعلیم اظہر من الشمس ہیں۔ اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ تعلیم و مذہب سے تعلق رکھنے والے ذی حیثیت اعلےٰ پوزیشن کے مسلمان اس انجمن میں داخل ہیں۔ حال میں مجھے اس انجمن کی جنرل کونسل کے دو اجلاسوں کی روئداد دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں سے کچھ اقتباسات یہ دکھانے کے لئے دیتا ہوں۔ کہ آج کل مسلمانوں کی اندرونی حالت کیا ہے۔ اور انہی ایک دو باتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب اعلےٰ سوسائٹی کی یہ کیفیت ہے۔ تو عام حالت کیا ہوگی۔ اور ایک مصلح ربانی

کی ضرورت پر کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہ رہیگی انجمنوں میں قواعد پر بحث اور باہم کشمکش ردّو قدح بے شک ہوتی ہے۔ مگر مفصلہ ذیل واقعات جو اخلاقی و مذہبی و روحانی کیفیت کو ظاہر کرنیوالے ہیں ملاحظہ فرمائیے

(۱)

"جائنٹ سکرٹری نے فرمایا کہ انکو خان صاحب ملک کرم الدین صاحب کی طرف سے ایک چٹھی ملی ہے۔ کہ وہ شملہ تبدیل ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ کوئی اور ممبر منتخب کیا جائے۔ اسلئے ان کی جگہ کونسل میں خالی ہو گئی ہے۔

مولوی احمد الدین صاحب نے تحریک کی کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کو انجمن کا آنریری جنرل سکرٹری قرار دیا جائے ...... چنانچہ ڈاکٹر صاحب بالاتفاق آنریری جنرل سکرٹری منتخب ہو گئے۔ اسپر ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر فرمائی۔ میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے پھر مجھے آنریری سکرٹری منتخب کیا ...... لیکن جو حالات اس وقت مجھے معلوم ہو رہے ہیں ان حالات کے ہوتے ہوئے میں انجمن کا سکرٹری کیا ممبر بھی نہیں رہنا چاہتا۔ ان باتوں کا پہلے تصفیہ کیا جائے۔

میں گذشتہ اجلاس میں موجود نہ تھا لیکن مجھے معلوم ہوا کہ منشی عبدالرحمن خان صاحب نے خان صاحب ملک کرم الدین صاحب کی ایک چٹھی صاحب جائنٹ سکرٹری کو دی۔ جو انہوں نے پیش کی۔ اور وہ چٹھی میں اب پڑھتا ہوں:-

صاحب جائنٹ سکرٹری۔ السلام علیکم۔ مجھے خانصاحب ملک کرم الدین صاحب ملے تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں شملہ جا رہا ہوں۔ اور عنقریب میری تبدیلی شملہ میں ہونیوالی ہے۔ اسلئے میری جگہ اَور کا انتظام کر لیا جائے۔

آپ کا نیاز مند محمد عبدالرحمن خان ۲۴ر جولائی

اسکے بعد شیخ عظیم اللہ صاحب سے خانصاحب ملک کرم الدین صاحب کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میں نہ شملہ گیا ہوں۔ نہ میری تبدیلی ہوئی ہے نہ عبدالرحمن صاحب مجھے ملے ہیں۔ اور نہ میں نے ان کو کوئی پیغام دیا۔

چنانچہ ملک صاحب نے حاجی صاحب کو ایک چٹھی بھی لکھی۔ کہ میری تبدیلی کی نسبت کونسل میں جو چٹھی پیش کی گئی ہے۔ وہ غلط ہے

اسکے بعد سکرٹری نے کہا کہ خانصاحب مجھے بھی ملے اور وہی بیان کیا۔ جو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے

مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ خان صاحب کرم الدین صاحب مجھے ملے تھے اور انھوں نے مجھے فرمایا کہ منشی عبدالرحمن خان صاحب پہلے مجھے ملے تھے۔ اور میں نے چند ماہ کے لئے ان سے شملہ جانے کا ذکر کیا تھا کہ آپ میری جگہ کونسل میں کسی آدمی کا انتظام فرما لیں۔ لہذا عبدالرحمن خان صاحب کے جواب سے پہلے خان صاحب کرم الدین صاحب کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ مستغیث ہیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے فرمایا کہ میں مستغیث ہوں

اسپر منشی محمد عبدالرحمن خان صاحب نے بیان کیا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے۔ نیک نیتی سے کیا ہے۔ بدنیتی سے نہیں کیا۔ مجھے ان کے لڑکے نے کہا اس کے بعد ایک آدمی مجھے ملا۔ اور کہا کہ کرم الدین صاحب تشریف لیگئے ہیں۔ اس آدمی پر مجھے پورا بھروسہ تھا اسلئے میں نے لکھ دیا۔ یہ لفظ غلطی سے لکھا گیا کہ مجھے کرم الدین صاحب ملے تھے۔

خلیفہ صاحب نے منشی عبدالرحمن خان صاحب کی تحریر کی پشت پر جو انگریزی الفاظ Dont short the whole game. لکھے تھے۔ پڑھ کر سنائے۔ اور دریافت کیا۔ کہ یہ الفاظ مولوی غلام محی الدین خان صاحب نے لکھے ہیں۔

مولوی غلام محی الدین خان صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک سادہ کاغذ سمجھکر یہ الفاظ لکھے تھے بعد میں معلوم ہونے پر کہ ایک تحریر کی پشت پر لکھے گئے ہیں۔ کاٹ دیئے گئے۔

خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ منشی محمد عبدالرحمن خان صاحب کے بیان کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا منشی صاحب اس اطلاع کی بناء پر جو ان کو ملی۔ مجاز تھے۔ کہ وہ چٹھی میں یہ لکھتے ہیں۔ کہ خان صاحب ملک کرم الدین صاحب خود انکو ملے ہیں۔ اور اپنے تبادلہ کا ذکر ہے۔ اور پھر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مولوی غلام محی الدین خانصاحب مجاز تھے کہ وہ کونسل میں یہ بیان کرتے کہ انکو خانصاحب ملک کرم الدین صاحب کی طرف سے اس مضمون کی چٹھی ملی ہے۔ ان کے اپنے بیانات سے ہی یہ ہر دو اصحاب مورد الزام ہیں ...... سکرٹری نے کہا کہ میں صرف یہ امر دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کارروائی منشی عبدالرحمن صاحب نے کس غرض اور مقصد کیلئے کی۔ مگر اس کا جواب نہ ملا۔ اسکے بعد یہ امر تسلیم کر لیا گیا کہ خانصاحب ملک کرم الدین صاحب نے کونسل میں اپنی جگہ خالی نہیں کی۔ وہ بدستور ممبر ہیں اور انکی جگہ جو انتخاب ہوا ہے۔ وہ غلط لہذا منسوخ۔ اور ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب باقاعدہ آنریری جنرل سکرٹری منتخب ہو گئے۔

...... مولوی غلام محی الدین خانصاحب نے فرمایا کہ جس وقت خلیفہ صاحب نے کہا تھا کہ یہ انگریزی الفاظ جو چٹھی کی پشت پر ہو گئے ہیں، وہ کس کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں تو میں نے کہا تھا کہ میں نے لکھے تھے اور آپکے لئے لکھے تھے۔ مگر یہ الفاظ روئداد میں نہیں لکھے گئے۔ اسپر قرار پایا کہ یہ الفاظ درج روئداد کئے جاویں۔

(۲)

مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب نے فرمایا کہ حاضرین کے نام پڑھے جاویں۔ چنانچہ سکرٹری نے نام پڑھکر سنائے۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کا نام کیوں نہیں لکھا گیا وہ کونسل کے ممبر ہیں اور انکو ایجنڈا بھیجا گیا وہ اجلاس میں موجود تھے۔ مولوی احمد دین صاحب نے فرمایا کہ ایجنڈا تو نہیں گیا۔ البتہ ناگہ ان کے لینے کے لئے ضرور گیا ہے ...... چونکہ مولوی عبدالعزیز صاحب جنرل کونسل کے ممبر نہیں اسلئے ان کا نام نہیں لکھا گیا ...... صدر جلسہ نے فرمایا کہ مولوی عبدالعزیز صاحب ہمیشہ ممبر کونسل رہے ہیں اور جلسہ میں موجود تھے اور انہوں نے ووٹ دیا۔ یہ امر کہ ووٹ دے سکتے ہیں یا نہیں۔ بعد میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے ...... منشی محمد حفیظ صاحب نے فرمایا کہ ایک دوسرے شخص کونسل کے ممبر نہ تھے مگر انکو ایجنڈا بھیجا گیا۔ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ کارروائی ختم نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ایک تو مولوی عبدالعزیز صاحب کے متعلق فیصلہ کرنا ہے اور ایک جان محمد دین صاحب کی نسبت جو ممبر نہ تھے دفتر نے غلطا ازی سے انکو ایجنڈا بھیجا

افغانستان اور احمدیت

۱۷ جنوری ۱۹۲۴ء کے اخبار زمیندار میں حسب ذیل سطور (بحوالہ اخبار ہند لنڈن) شایع ہوئی ہیں:-

"مقام پٹنے میں "تحریک احمدیہ" کے کارپردازوں نے "مسٹر اسے نیر" کے دستخط سے ایک کارڈ شایع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ "تحریک احمدیہ" کی ایک شاخ افغانستان میں بھی قایم کردی گئی ہے۔ میں اس غلط بیانی کی تردید کرتا ہوں۔ آج تک افغانستان نے فرقہ قادیانیہ کو کسی قسم کی اعانت وحمایت کا مستحق قرار نہیں دیا۔ یہ بیان واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ اور اس کا ثبوت وہ خط وکتابت ہے۔ جو اسی سلسلہ کے متعلق اس تحریک کے کارپردازوں اور سفارت افغانیہ کے درمیان ہوئی تھی۔ جو صاحب چاہیں۔ سفارت افغانیہ میں آکر ان خطوط کی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ آپ کا وفادار غلام غوث معتمد سفارت افغانیہ لنڈن"

اس کا مفصل جواب تو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر احمدی مبلغ ہی دینگے۔ ہم اس کے متعلق صرف یہ گزارش کرینگے۔ کہ جناب نیر صاحب کی کسی تحریر کا یہ مطلب نہیں ہوگا۔ کہ حکومت افغانستان نے خصوصیت سے احمدیوں کی سرپرستی اختیار کی ہے۔ بلکہ آپ کا منشا یہ ہوگا۔ کہ احمدیوں کو بھی رعایا سمجھا گیا ہے۔ اور وہ اختلاف عقاید کی وجہ سے اس سلوک کے مستحق نہیں ٹھیرائے جاتے۔ جو کہ بیسویں صدی کے ابتدائی سنین میں ان سے کیا جاتا تھا۔ اتنا تو ہمیں بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ حکومت افغانستان نے اعلان کیا تھا۔ کہ احمدیوں کو آزادی ہے۔ اسی کے متعلق ہم نے ہز جسٹی امیر افغانستان کی روشن ضمیری کی تعریف کی تھی۔ اگر جناب نیر صاحب نے یہ خیال کرلیا۔ کہ افغانستان میں احمدی امن کی زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ تو معتمد صاحب سفارت افغانیہ کو اس کی تردید کرنے کے لئے قلم اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ غور کرتے تو جناب نیر صاحب کا حسن ظن ان کی حکومت کے لئے مفید تھا۔ نہ کہ مضر۔ کیونکہ ہر ایک متمدن اور مہذب حکومت کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ اس کی رعایا کو مذہبی آزادی حاصل ہو۔ پس اگر اسی خیال سے یہ کہا گیا۔ کہ کابل میں احمدیوں پر ظلم وستم نہیں کیا جاتا۔ تو یہ حکومت افغانیہ کے خلاف کوئی حملہ نہ تھا۔ کیا جناب معتمد صاحب سفارت افغانیہ لنڈن اپنے اعلان سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ حکومت افغانستان اس دور تہذیب وتمدن میں مذہبی تعصبات میں مبتلا ہے۔ جو کسی بھی حکومت کے لئے باعث افتخار نہیں۔ کسی سلطنت کے معتمد کی شان اس سے بہت بلند ہونی چاہیئے۔

مسئلہ نبوت پر چند جملے

(۱) "لا نبی بعدی" ما اتیھم من نذیر من قبلک۔ وما ارسلنا الیھم قبلک من نذیر۔ ان دونوں آیتوں میں لفظ قبل جو مقابل لفظ بعد کے آیا ہے اور قبلیت مسیح کے زمانہ تک محدود ہے۔ پس جس طرح قبل کا لفظ غیر محدود نہیں بعد کا لفظ بھی غیر متناہی زمانہ کیلئے نہیں مطلب یہ کہ میرے بعد متصل اور قریب زمانہ میں کوئی نبی نہیں۔

(۲) سورۂ اعراف کی آیت یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم میں بظہور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے انسان مخاطب ہیں۔ کیونکہ مردوں اور گذرے ہوؤں سے کیا خطاب ہوسکتا ہے۔ آیت مذکورہ کا ترجمہ غیر احمدیوں کے دو مشہور مستند عالموں نے حسب ذیل کیا ہے۔ "اے بنی آدم میں اپنے رسول تمہارے پاس بھیجتا ہوں وہ تمہیں میری آیات سنائینگے۔ جس نے تقویٰ اور اصلاح اختیار کیا۔ تو ان کے لئے کچھ خوف وغم نہیں" (تفسیر حقانی جلد [illegible]) "اے آدم کے بیٹو! جب تمہارے پاس تم ہی میں سے یعنی آدمی پیغمبر آئیں اور میری آیتیں تمکو سنائیں۔ تو جو لوگ گناہ سے بچینگے۔ اور نیک کام کرینگے۔ ان کو نہ ڈر ہوگا نہ غم" (ترجمہ مولانا وحید الزمان [illegible] حیدرآبادی مطبوعہ احمدی پریس [illegible])

(۳) "سوال" نبوت کوئی عذاب ہے [illegible] عذاب تو نہیں ہے۔ نعمت ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذ قال موسیٰ لقومہ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (مائدہ ع ۳) پس نعمت الٰہی کیونکر بند ہو۔ انسانوں میں سے اس نعمت کو کبھی بھی نہیں اور عطا کرنے میں وہ بخیل نہیں۔ وما کان عطاء ربک محظورا۔ ضرورت جیسے پہلے تھی۔ اب بھی ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بوقت ضرورت ارسال رسل سنت اللہ ہے۔ اور سنت اللہ اٹل ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

---

(۴) خاتم النبیین۔ نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم (سورۂ احزاب ع ۱) مائیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) حقیقی (۲) سوتیلی (۳) رضاعی (۴) منہ بولی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج عام مومنوں کیلئے ان میں سے کسی قسم کی بھی مائیں نہیں معلوم ہوا۔ روحانی طور پر ہیں۔ کیونکہ کل رسول ابو امتہ لکن لا حقیقۃ بل بمعنی انہ شفیق ناصح لھم (تفسیر علامہ ابوالسعود زیر آیت خاتم النبیین) ہر رسول شفقت کے لحاظ سے اپنی امت کا باپ ہوتا ہے۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ابو المؤمنین تھے۔ ما کان محمد ابا احد میں مطلق ابوت کی نفی ہے۔ تو شبہ پیدا ہوا کہ ازواجہ امھاتھم جو کہا گیا وہ عہدہ رسالت کے سبب تھا نہ کسی اور وجہ سے۔ سو کیا اب حضور کیلئے عہدہ رسالت نہیں رہا۔ جو ابوت کی نفی کیجارہی ہے۔ اسلئے لفظ لکن لاکر فرمایا ولکن رسول اللہ کہ حضور کا عہدہ رسالت تو موجود ہے۔ اور حضور نہ صرف خود رسول ہیں بلکہ دوسرے انبیاء کیلئے بھی مہر تصدیق ہیں آپ کی مہر نے سب کو صادق ٹھیرایا ہے۔ اس طرح باقی انبیاء پر آپ کو ایک فضیلت حاصل ہے۔ خاتم کے معنے مہر کے ہیں مہر تصدیق کیلئے ہوتی ہے۔ جو ضرور نہیں کہ آخر ہی میں ہو۔ چنانچہ کتابوں پر مہر۔ ڈاکخانہ کی مہر۔ عدالت کی مہر۔ کارخانوں کی مہر۔ مفتی کی مہر۔ سکوں پر مہر تصدیق کی غرض سے ہوتی ہے۔ اگرچہ کہیں آخر میں ہو۔ تب بھی مقصد تصدیق ہے۔

(۵) خاتم کے معنے آخری نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خاتم الاولیاء فرمایا۔ یہ "انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء" (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین)

(۶) پھر یہ بھی تو غور فرمایا جائے۔ کہ صرف تاخر زمانی میں فضیلت ہی کیا ہے۔ فضیلت تو [illegible] آخر ہونا باعث غم ہو سکتا ہے۔ جبھی تو ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ اے محمد [illegible] خاتم النبیین بنایا۔ تمہیں غم تو نہیں۔ فقال لی یا محمد ھل غمک ان جعلتک [illegible] (ابن عساکر وخطیب بغدادی عن انس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

ہدایت کے لئے ہمیشہ دعا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

یکم فروری سنہ ۱۹۲۴ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں بہت دفعہ لوگوں سے یہ بات سنتا ہوں۔ یا کتابوں میں دیکھتا ہوں۔ تو حیرت ہوتی ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی نادانی کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ جو چیز پہلے موجود ہو۔ اس کے لئے ہدایت کی ضرورت نہیں صرف انہیں چیزوں کے بتانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو پہلے موجود نہ ہوں۔ حالانکہ اس سے زیادہ جہالت کی اور کوئی بات نہیں۔

دو قسم کی جہالتیں

دنیا میں جہالتیں دو قسم کی ہیں ایک جہالت تو یہ ہوتی ہے۔ کہ آیا فلاں قسم کی ضرورت کی چیز موجود ہے یا نہیں۔ اور کیا وہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔ دوسری جہالت یہ ہے۔ کہ وہ ضرورت کس جگہ سے پوری ہو سکتی ہے۔ یہ دونوں جہالتیں تباہی کا موجب ہوتی ہیں ایک ایسا شخص جس کو یہ معلوم نہیں۔ کہ میری بیماری کا علاج ہے۔ اور ایک وہ جس کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اس بیماری کا علاج کہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ اس کی بیماری کا علاج کہاں ہو سکتا ہے۔ تو وہ بھی اُدھر اُدھر دھکے کھاتا پھرے گا۔ کبھی وہ ترکھانوں کے پاس جائے گا۔ کہ مجھے کوئیں دو کبھی لوہاروں کے [illegible] جائے گا [illegible]

غرضیکہ بیسیوں چیزیں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جن کو لوگ باوجود ان کے روزانہ استعمال کے پھر ان کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے ملتی ہے۔ مثلاً چائے ہی ہے۔ جس کے متعلق بہت لوگ نہیں جانتے۔ کہ وہ کہاں سے پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ روزانہ اُسے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کو معلوم نہیں۔ کہ چائے ہندوستان میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن پنجاب کے ضلع کانگڑہ میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چائے ولایت میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس جہالت صرف اسی بات کا نام نہیں۔ کہ کوئی چیز معلوم نہ ہو۔ اور کسی چیز کا علم نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی جہالت ہے۔ کہ کسی چیز کی ضرورت معلوم ہو۔ اور اس کی جگہ معلوم نہ ہو۔

صداقت کی راہ میں جہالت سب سے بڑی روک ہے

حضرت صاحب کے دعوے کے مقابلہ میں بھی سب سے بڑی روک جہالت ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب ہدایت آچکی ہے۔ تو پھر مرزا صاحب کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم نہیں کہ فلاں حصہ ہدایت کا ہے۔ کہاں؟ اور کیسے پورا ہو سکتا ہے۔ اب ایک ماں کا گم شدہ بچہ جو اپنی ماں کے لئے روتا پھرتا ہے۔ کیا اُسے یہ کہکر تسلی دے سکتے ہیں۔ کہ تیری ماں فلاں جگہ ہے۔ یا اُسے اس کی ماں کے پاس پہنچایا جائے۔ اسی طرح اگر ساری دنیا بھی ہدایت سے بھری ہوئی ہو۔ لیکن ہمیں علم نہ ہو۔ کہ وہ ہدایت ہے۔ کہاں اور کس کے پاس مل سکتی ہے۔ اور دونوں صورتوں میں ہلاکت ہے۔ ایک شخص ہے۔ جس کو معلوم نہیں کہ اس کی بیماری کا کیا علاج ہے۔ اور ایک دوسرا شخص ہے۔ جس کو معلوم نہیں۔ کہ بیماری کا علاج کہاں ہوتا ہے۔ ان دونوں کے لئے ہلاکت تیار بیٹھی ہے۔ اور دونوں کے [illegible] ہے۔

اسی طرح وہ قوم کہ جس کو معلوم نہیں۔ کہ ہدایت ہے کہاں۔ وہ اسی قوم کی طرح ہے۔ جو یہ نہیں جانتی ہے۔ کہ آیا ہدایت ہے یا نہیں۔

اھدنا میں ہمیشہ دعاءِ ہدایت کی طرف اشارہ

اھدنا میں اسبات (?) اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورۂ فاتحہ میں بتایا اور فرمایا ہے۔ کہ ہدایت تو آگئی ہے۔ لیکن ہمیں یہ پتا نہیں کہ ہدایت ہے کہاں۔ کیونکہ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کے ماننے والے تو ہم سب اپنے آپ کو کہتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی خدا کا ہی کام ہے۔ کہ وہ بتائے کہ قرآن کے ماننے والوں میں سے کونسا گروہ انعمت علیہم میں شامل ہے۔ تو اھدنا میں بتایا ہے۔ کہ ہدایت کے ہوتے ہوئے ہمیں ضرورت ہے۔ کہ ہم تلاش کریں۔ کہ ہدایت ہے کہاں۔ کیونکہ صرف قرآن کے مان لینے سے ہدایت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی تعلیم پر چلنے سے ہدایت ہوتی ہے۔ اگر ہم پہچان نہ سکیں۔ تو کون اس کی تعلیم پر چل رہا ہے۔ تو ہمیں اس ہدایت سے کیا فائدہ۔ اگر قرآن کریم موجود نہ ہوتا۔ تو ہمارے لئے ایسی ہی بربادی کی صورت تھی۔ کہ جیسے اس حالت میں کہ جب کہ قرآن کے ہوتے ہوئے۔ پھر اس کی صحیح تعلیم اور صحیح مفہوم بتانے والا۔ اور اس پر چلنے والا ہمارے سامنے نہ ہوتا۔ پس اس ضرورت کے ماتحت ہمیشہ انبیاء و مرسلین کی ضرورت ہے اور ضرورت رہیگی جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو۔ کہ ہدایت کہاں سے مل سکتی ہے۔ اور کون اس پر چل رہا ہے۔ تب تک ہم خطرہ سے محفوظ ہو نگے۔ تو صداقتوں کے لئے یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ ان کے کونسے مطالب درست ہیں۔ دیکھو حضرت صاحب کی تعلیم کے ہوتے ہوئے اختلاف پایا جاتا ہے۔

اس کے لئے بھی خدا ہی کی مدد کی ضرورت ہے۔ جو فیصلہ کرے۔ کہ دو گروہوں میں سے کون حق پر ہے۔ ورنہ امر مشتبہ ہو جائے۔ کیونکہ ایک جماعت تو اسبات کو [illegible] کرتی ہے۔ کہ حضرت صاحب نبی نہیں۔ اور ایک جماعت یہ نکال دیتی ہے۔ کہ وہ نبی تھے۔ اور ایک جماعت حضرت صاحب کی تعلیم سے یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ حضرت صاحب کا منکر کافر ہے۔ اور اس کا جنازہ جائز نہیں۔ اور دوسرا گروہ اس کے خلاف ثابت کرتا ہے۔ بیشک ہمارے پاس دلائل ہیں۔ لیکن پھر بھی اسبات کی ضرورت ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ ہمیں گمراہی سے بچائے۔ اور صداقت پر قایم رکھے پس سورۂ فاتحہ ہمیں یہ بتاتی ہے۔ کہ ہم ہر لمحہ

ہدایت کے محتاج ہیں۔ دیکھو یہاں ہی حضرت صاحب کی کتب کی تشریحات و تاویلات شروع ہو گئی ہیں۔

جمود ٹھوکر کا باعث ہے

وہ لوگ جو اپنی حالت پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ وہی ہمیشہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہر وقت ہدایت کے محتاج ہیں۔ اور خدا کی مدد کے محتاج ہیں۔ وہ ٹھوکر سے محفوظ رہتے ہیں۔

دیکھو ہمارا جب اختلاف شروع ہوا۔ تو اسوقت باوجود اس کے کہ ان عقائد کے متعلق میرے پاس کافی دلائل تھے۔ پھر میں نے بار بار متواتر کئی دنوں تک یہ دعا کی۔ کہ اے خدا! اگر یہ عقائد درست نہیں اور مجھے ان پر قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ تو تو مجھ پر ظاہر کر دے کہ یہ میرے خیالات درست نہیں۔ اور مجھے ان عقائد سے ہٹا لے۔ مجھے قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ مجھے تو صرف تیری رضا کی ضرورت ہے۔ اس دعا کے بعد جب بڑے وثوق کے ساتھ مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کیا گیا۔ کہ جن عقائد پر میں قائم ہوں۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود واقعی نبی ہیں۔ تب مجھے اطمینان ہوا ٭

ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے

جب دلائل اور ہدایت دونوں جمع ہو جائیں تب پھر کسی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ پس وہ انسان کہ جو ایمان کی ضرورت سمجھتا ہے۔ اُسے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ خدا اسے سچے راستہ پر قائم رکھے صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ جو غلطیوں سے پاک ہے۔ باقی کوئی انسان غلطی سے محفوظ نہیں اس کے لئے ہر وقت ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ میں ہدایت پر قائم رہوں۔ اور اسے خدا میں تیری مدد کا ہر وقت محتاج ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ میں ایسے شخص کے پاس ہدایت سمجھوں۔ کہ جو درحقیقت خود گمراہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ایک کے پاس ہدایت ہو۔ لیکن مجھے معلوم نہ ہو۔ کہ ہدایت اس کے پاس ہے۔ جب اخلاص کے ساتھ انسان دعا مانگتا ہے تو ضرور اسے خدا تعالیٰ صحیح بات پر قائم کر دیتا ہے لیکن شرط یہ ہے۔ کہ وہ اخلاص کے ساتھ واقعی اپنے آپ کو ہدایت کا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج سمجھ کر دعا کرے۔ اگر اس کی ایسی حالت نہیں۔ تو وہ خدا سے دہوکہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کون گمراہ شخص ہے۔ جو خدا سے دہوکہ کرنا چاہتا ہے جبکہ نفس تو اس کا یہ کہہ رہا ہے۔ کہ مجھے ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ظاہر وہ یہ کرتا ہے۔ کہ اسے ضرورت ہے۔ ایسے شخص کی دعا کچھ فائدہ نہیں دیگی۔ پس ہر مسلم کا فرض ہے۔ کہ سورہ فاتحہ پڑھتے وقت اس کے مطالب پر غور کرے۔ اور دعا کرے۔ کہ وہ ہدایت پر قائم رہے ٭

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو توفیق بخشے کہ اس کے جلال کو سمجھیں۔ اور اپنے آپ کو اس کے آگے بیجان کی طرح ڈالدیں۔ تاکہ اس کی نصرتیں ہمارے شامل حال ہوں۔ اور ہم کو سچائی پر قائم رکھے۔ آمین ؎

وفات و حیات مسیح

اہلحدیث نمبر ۱۶ میں منشی حبیب اللہ صاحب کلرک کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل دربارہ وفات مسیح میں سے دو آیتوں کے استدلال پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ دونوں آیتیں وفات مسیح کی دلیل نہیں ہو سکتی ہیں"

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کلرک صاحب نے جو اتنی آیات میں سے صرف دو کو نشانہ اعتراضات بنایا ہے۔ کیا ان سے واقعی ان کی مطلب برآری ہو سکتی ہے ٭

دلیل نمبر ۱

پھر دوسری آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح بن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے۔ یہ ہے۔ وما جعلناھم جسداً لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین۔ یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے۔ اور کوئی ان میں سے باقی نہیں

اعتراض کلرک صاحب

یہ معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے الفاظ وہ سب مر گئے۔ کوئی ان میں سے باقی نہیں آیت کے کس حصہ کا ترجمہ کیا ہے۔ وما کانوا خالدین کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے نہیں بنائے گئے ہیں"

جواب

کلرک صاحب نے جو آیت مندرجہ کا ترجمہ کیا ہے اس کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ لفظ خلود کا مفہوم دوام غیر منقطع ہو۔ یعنی ایسی ہمیشگی جو کبھی بھی ختم نہ ہو۔ حالانکہ خلود کا صحیح مفہوم بہت لمبا عرصہ ٹھیرنا۔ چنانچہ مفسر بیضاوی جو لکھتے ہیں۔ الخلد والخلود فی الاصل الثبات المدید دام اولم یدم۔ تفسیر بیضاوی صفحہ ۵۰ مطبع مجتبائی۔ یعنی خلود کے معنے ہیں۔ عرصہ دراز تک ایک ہی حالت پر رہنا۔ پھر اقرب الموارد صفحہ ۲۵۲ پر بحوالہ کلیات لکھا ہے وکل ما یتباطأ عنہ التغیر والفساد تصفہ العرب بالخلود۔ یعنی جس چیز پر تغیر آنے میں دیر ہو جائے عرب لوگ اسے خالد کہتے ہیں۔ اور آیت وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ کسی شئی کے مدت معینہ تک ایک ہی حالت پر رہنے کو خلد کہا جاتا ہے۔ تبھی تو قبلیت کے ساتھ مقید کر کے فرمایا ہے۔ کہ تجھ سے پہلے پہلے جو زمانہ تھا اس میں کسی بشر کے لئے ہم نے خلد نہیں بنایا۔ اور حضرت مسیح موعود نے جو لکھا ہے۔ کہ لغت کی رو سے خلود کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ ہمیشہ ایک ہی حالت رہے" تو اس سے عرصہ دراز کی ہمیشگی مراد ہے کیونکہ اردو زبان میں خلود کا صحیح مفہوم لفظ ہمیشگی ہی ادا ہو سکتا ہے ٭

پس آیت وما کانوا خالدین کا صحیح ترجمہ یہ کہ وہ انبیاء عرصہ دراز تک ایک حالت پر رہنے والے نہیں۔ بلکہ معرض تغیر میں تھے۔ جس سے ثابت ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک ہی حالت میں آسمان پر بیٹھے ہوئے نہیں۔ بلکہ بقیہ انبیاء کی مثل فوت۔

...ب - اور یہی حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ ...ب مر گئے۔ کوئی انہیں سے باقی نہیں۔ فلا اعتراض

دلیل نمبر ۲ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل - یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک نبی ہیں۔ ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔ ازالۂ اوہام صفحہ ۷۰۶

اعتراض کلرک صاحب "مرزا صاحب نے جنگ مقدس کے صفحہ ۷ پر آیت ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل کے معنی یوں منقول ہیں۔ حضرت مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے۔ اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں"۔

جواب بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ہی آیۃ قد خلت من قبله الرسل سے دو جگہ پر مختلف استدلال کیا ہے۔ مگر جہاں آپ نے حضرت مسیح ناصری کی وفات کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں لفظ قد خلت سے دلیل پکڑی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء فوت شدہ ہیں۔ اور ...جگہ مسیح کا صرف رسول ہونا بیان فرمایا ہے۔ ...اں لفظ من قبله الرسل سے استدلال کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں ان میں سے جب کوئی خدا نہ تھا۔ تو حضرت مسیح کیسے خدا ہو سکتے ہیں؟

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبکہ ایک آیۃ ...ے دو مختلف حصوں سے الگ الگ استدلال کیا ہو ...تعجب ہے۔ کہ کلرک موصوف کے دل میں کیوں خلجان ... - میں کلرک صاحب سے التماس کرتا ہوں ...ت مہدی علیہ السلام کی کتب کو ایک سمجھدار ...شخص کی طرح مطالعہ کریں۔ تاکہ ان کو بجائے ...ت سوجھنے کے حق سے آگاہی ہو جائے ...ے - ...ی من اتبع الهدیٰ ؎

محمد یار مولوی فاضل قادیان

ایک مظلوم نومسلم کا بیان

ایک نومسلم جو آٹھ نو سال ہوئے سکھ قوم سے داخل اسلام ہوا۔ اپنی مظلومیت اور آریوں کی ستم آرائی کا بیان تحریری اہل درد کے سامنے یوں رکھتا ہے:۔

میں سنگھ عبد الرحیم المعروف ڈوڈا سکھ نومسلم دینا سکنہ موضع بریال کا ہوں (تحصیل و ضلع اودھم پور) مجھ کو عرصہ ایک دو سال سے خصوصیت کے ساتھ آریوں کے پنڈت آریہ بنانے کے لئے بہت ورغلاتے رہے۔ چنانچہ روپوں کا لالچ دیا۔ اور کہا کہ اگر تم اسلام سے واپس آجاؤ گے۔ تو ہم تم کو روپے وغیرہ بہت کچھ دینگے۔ مگر جب میں نے صاف طور پر انکار کر دیا۔ کہ میں اس مذہب کو جس کو میں نے سچا سمجھ کر قبول کیا ہے۔ روپوں کی خاطر نہیں چھوڑ سکتا۔ تو پھر وہ یہاں کے ایک دو آدمیوں کے ساتھ بلکہ مجھ پر دباؤ ڈالنے لگے۔ کہ اگر تم اسلام نہیں چھوڑو گے۔ تو تمہاری زمین تم سے چھین لی جائیگی۔ اور جھوٹے مقدمے کرکے تم کو قید کرا دیا جائے گا۔ چنانچہ بعض ہندو بنئے جن کا میں نے قرضہ دینا تھا۔ ان کو کہکر مجھ کو دکھ دیا گیا۔ اور زمین چھین لی گئی۔ اور پہلے میں اپنے گاؤں کا نمبردار تھا۔ اور اب انہوں نے مجھ سے نمبرداری لے کر کسی اور کو دلائی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی ان کی مہاراج صاحب جموں کے حضور اپیل کی ہوئی ہے نیز آریہ لوگ مجھ کو اپنے گھر پر بلا کر بہت ڈانٹتے رہے۔ اگر تم آریہ نہ ہوگے۔ تو ہم تم کو بہت تکلیف دینگے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص ... جو کہ عرضی نویس ہے۔ یہ شخص بہت مقدمہ باز ہے۔ اور وہ اصل سناتنی خیال کا آدمی ہے۔ آریوں سے تنخواہ لے کر کام کرتا ہے۔ یہ شخص مجھ کو میرے مکان پر آکر بھی بہت ڈانٹتا رہا ہے۔ اور حاکموں کا بھی بہت دباؤ ڈالتا رہا ہے کہ وہ سب ہندو ہی ہیں۔ تم کو بہت سزا دینگے۔ اور یہ شخص ایک دفعہ جیل خانہ بھی رہ چکا ہے۔

اس بیان سے

اب ... بوضاحت یہ بات روشن ہو گئی کہ آریہ صاحبان کیسے کیسے ناجائز ذرائع سے لوگوں کو آریہ سماج میں ملانا چاہتے ہیں۔ جو کہیں اور کبھی اور کسی طرح بھی اہل انصاف کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہو سکتا۔ کاش کہ آریہ صاحبان سوچیں۔

ظہور حسین مولوی فاضل مبلغ جموں

امیر المجاہدین کا اعلان

ہم نے میدان ارتداد میں جو ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ مباحثات سے گریز کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اب مولوی صاحبان مشتہر کر رہے ہیں۔ کہ چونکہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اس لئے مباحثات سے بھاگتے ہیں۔ مولوی آل نبی فرخ آباد میں ایک بڑے پیمانہ پر ہمارے خلاف مباحثہ کے لئے طیاری کر رہے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ پنجاب اور دیگر صوبجات ہند سے مناظرین کو بلایا جاوے۔ ابھی سے انہوں نے لوگوں میں مشہور کر رکھا ہے۔ کہ چونکہ احمدیوں کے عقاید غلط ہیں۔ اس لئے وہ میدان مباحثہ میں نہیں آئینگے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے پیرو لوگوں نے ہمارے مبلغین پر فرخ آباد میں حملے بھی کئے تھے۔ میں نے پبلک کی اطلاع کے لئے یہ لکھنا ضروری سمجھا کیونکہ بعد میں کہا جاتا ہے کہ احمدیوں کی طرف سے ابتدا ہوتی ہے یوپی کے تمام بڑے بڑے شہروں میں جو کہ علاقہ ارتداد کے متصل ہیں۔ انہیں ہمارے خلاف لیکچر ہوتے رہتے ہیں۔ ہم نے کبھی لیکچروں کا جواب نہیں دیا۔ لیکن جب ہمیں باقاعدہ مباحثہ کے لئے بلایا جائیگا تو مجبوراً ہمیں بھی مقابلہ کرنا پڑیگا۔ والسلام

خاکسار عبد اللہ خان بھٹی عفی عنہ بی اے
قائمقام امیر المجاہدین۔ احمدیہ دار التبلیغ آگرہ ۲/۱ ۳۱

نور کی توسیع اشاعت کیلئے تحریک

نور سکھوں وآریوں میں جو بے نظیر کام کر رہا ہے عہد حاضرہ کے بہترین دفیقہ رس بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۷ ردسمبر ۱۹۲۳ء کو فرمایا۔ کہ

"نور کے مضامین تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں نور کے ذریعہ سکھوں میں تبلیغ کا دروازہ کھل گیا۔ اس اخبار کے مطالعہ سے کئی سکھوں کے خطوط آئے۔ جو اسلام کے بہت قریب ہیں۔ نور کے مضامین پڑھ کر ایک سکھ ایسا متاثر ہوا۔ کہ اس نے مجھے نذر بھیجی۔ مگر نور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے۔ اس طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے"

نور کی حسن کارکردگی کے متعلق یہ لاکھوں انسانوں کی ایک شہادت ہے۔ اس کے علاوہ اگر عربی کی یہ مشہور ضرب المثل۔ الفضل ما شھدت بہ الاعداء یعنی مخالف کی شہادت سب سے افضل ہے کچھ حقیقت رکھتی ہے۔ تو ڈگری نور کے حق میں ہے۔

اہلحدیث امرتسر اپنے ۱۹ رفروری ۱۹۱۵ء کے اشو میں لکھتا ہے:۔

پنجاب میں سکھوں کی قوم بڑی بہادر اور قابل توجہ ہے۔ اس قوم کی ابتدا مسلمانوں سے بہت قریب تھی۔ مگر ہندوانہ رسم ورواج نے انکو مسلمانوں سے ہٹا کر ہندوؤں سے زیادہ قریب کر دیا حالانکہ اس قوم کے سب سے بڑے گورو نانک صاحب مسلمان بزرگوں سے بہت مانوس تھے۔ ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ علماء نے اس قوم میں اشاعت اسلام کا خیال نہ کیا۔ تو خدا نے انہیں میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو شیخ محمد یوسف بنا کر سکھوں میں اشاعت اسلام کا کام ان کے سپرد کر دیا۔ ہماری دلی آرزو ہے۔ کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب اور پٹھان بہادروں کی طرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرہ ور کرے ہمارے دعا ہے۔ کہ خدا شیخ صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے۔

شیخ صاحب نے متعدد رسالے سکھوں اور گورو نانک جی کے متعلق لکھے ہیں۔ جو قابل دید ہیں"۔

روزانہ اکالی امرتسر جو سکھوں کا مسلمہ آرگن ہے اپنے ۱۳ رجنوری ۱۹۲۴ء کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ

"مولوی محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور کا مطالعہ سکھ لٹریچر اور سکھ تواریخ کے متعلق بہت وسیع ہے۔ آپ کئی درجن مذہبی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مولوی صاحب آج سے نہیں کئی سال سے اس کوشش میں ہیں۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کی دونو توحید پرست اقوام میں بار رشتہ اتحاد زیادہ مضبوط ہو۔ اور آئے دن کے اذان اور جھٹکہ کے نفاق پیدا کرنے والے جھگڑے پیدا نہ ہوں"

روزانہ پیسہ اخبار اپنے ۱۴ رفروری ۱۹۱۵ء کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ

"شیخ محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ دیوان اڈیٹر نور نے کچھ عرصہ سے نانک پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام جاری کر رکھا ہے۔ ان کی اخبار سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے دلائل اس بارہ میں کیسے معقول ہیں۔ کہ باوا نانک صاحب اسلام کے دلدادہ اور معترف تھے ایسے دلائل کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جتنے کہ وہ ہو رہے ہیں۔ جس میدان میں بھی وہ جنگ کرینگے کامیاب ہونگے۔ اخبار خالصہ سماچار امرتسر نے اپنے گذشتہ پرچوں میں شیخ محمد یوسف صاحب کو چیلنج دیا تھا۔ کہ باوا صاحب کا اسلام ثابت کریں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۴ رجنوری کے نور کے ذریعہ بہت عمدگی سے اس کوشش میں کامیابی حاصل کی ہے"

غرضیکہ نور نے اپنے اغراض اور مقاصد میں بہت عمدگی سے کامیابی حاصل کی ہے۔ جس کے بیگانے تک بھی معترف ہیں۔ مگر اس کی اشاعت بہت تھوڑی ہے یعنی صرف ۲۵۰۔ اس قلیل اشاعت پر کوئی اخبار زیادہ دیر کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب نور نے اپنے ۷ رجنوری کے پرچہ میں لکھ بھی دیا ہے۔ کہ ۷ را پریل کا پرچہ میری طرف سے آخری پرچہ ہوگا اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ایسے کام کے پرچہ کو زندہ رکھیں۔ لہذا میں قوم کو نہایت پر زور الفاظ سے متوجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ ۷ راپریل سے قبل مزید ۲۵۰ خریدار مہیا فرما کر نور کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ تک پہنچا دیں۔ سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ نور کیلئے فرمایا۔ قوم کو اس کی تعمیل سے ایک طرفۃ العین کیلئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ سالانہ قیمت تین روپے درخواستیں براہ راست دفتر اخبار نور قادیان کے نام ہوں۔

زین العابدین۔ ناظر تالیف واشاعت قادیان

قابل رشک اخلاص

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی خدمت عالی میں ایک مخلص احمدی کا خط پہنچا ہے۔ جو یقیناً ایک قابل رشک اخلاص کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے روحانی بیداری اور تشویق وجاں نثاری کیلئے خط درج ذیل ہے:۔ رہنما و پیشوا من جناب خلیفۃ المسیح الموعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض آنکہ یہ عاجز بحالت دنیوی بہت غریب ہے عیالدار ہے۔ اسوقت یہ حالت ہے کہ نہ تو اس عاجز کے گلے میں کرتا نہ تہ بند نہ اوپر کو لحاف نہ گھر میں سونے کو چارپائی ہے۔ دس روپے کا قرضدار بھی ہے۔ اور بے علم بھی مگر دل چاہتا ہے۔ کہ ملکانہ میں جا کر خدمت دین کروں۔ کیا میرے لئے حضور کی طرف سے اجازت ہے۔ کہ میں خود ملکانہ میں چلا جاؤں یا مبلغ ساٹھ روپے ادا کردوں حضور کسی دوسرے آدمی کو روانہ کر دیں۔ فدوی نے ایک بھینس فروخت کی تھی۔ ابھی سے ساٹھ روپے نفع کے بچ رہے ہیں۔ جو اسی غرض کیلئے رکھے ہوئے ہیں۔ جیسا حکم ہو بجا لاؤں۔ حضور کر عاجز کے حق میں بھی دعا فرمادیں۔ کہ دینی ودنیوی حالت اچھی ہو جائے۔ رقیمہ نیاز حضور کا خادم ابراہیم از نکو وال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ ڈاکخانہ بیلہ مورخہ ۲۹ رجنوری ۱۹۲۴ء

امیران جماعت و سیکرٹریان توجہ فرمائیں تبلیغ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ بنصرہ نے دو دفعہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ احباب تبلیغی غرض کے لئے سال میں کم از کم پندرہ دن وقف کریں۔ لہذا جو احباب حضور کی اس تحریک کے مطابق ۳۶۵ دن میں سے ۱۵ روز اللہ تعالے کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صیغہ ہذا کو اطلاع دیں۔

اس وقت تک بیرونجات سے مولوی صدر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ نے مندرجہ ذیل احباب کے نام پیش کئے ہیں۔ جنہوں نے تحریک مذکورہ بالا کے مطابق ۱۵ روز وقف کئے ہیں۔

(۱) سید محمد حسین شاہ صاحب صوبیدار ۔ متعلقہ انڈین [illegible] کوہاٹ (۲) سید محمد حسین شاہ صاحب ۔ بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر۔ گورنمنٹ ہائی سکول کوہاٹ (۳) مولوی صدر الدین صاحب عربی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کوہاٹ

ایسا ہی سکرٹری صاحب موصوف نے احباب جماعت سے ہر ماہ ایک کامل دن تبلیغ کیلئے بھی لیا ہے اور اسکے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں بہتر سے بہتر توفیق دے۔ اور ان وقف کنندگان کے باقی ایام زندگی ان پندرہ یا ۱۲ دنوں کی خاطر اور اس قربانی اور اخلاص کی خاطر جو ان کے دلوں میں ہے مبارک ایام زندگی ٹھیرائے۔ آمین

نیز سیکرٹری صاحب موصوف نے خریدار اخبار الحکم۔ فاروق۔ نور۔ پیدا کرکے ہمیں مشکور کیا ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء

جو احباب پندرہ دن وقف کرتے ہیں۔ وہ اس مہینے اور علاقے کی بھی تخصیص کر دیں۔ جس میں وہ تبلیغ کے مقدس کام کو سر انجام دینگے۔

دو سرا اعلان | ایک سکھ نو مسلم جنکا سابق نام سردار سنت سنگھ اور اسلامی نام ولی اللہ جو ایک [illegible] ہیں۔ اور جنہوں نے قادیان میں اسلام [illegible] سے متعلق احباب [illegible] سے کام لیں۔ ابھی [illegible] ثابت نہیں ہوا ہے زین العابدین ناظر

مختصر خبریں

— ایک کمپنی قایم ہو گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ انقرہ قسطنطنیہ "سمرنا" قونیہ اور سیواس کے مابین ہوائی سلسلہ آمد و رفت و نقل و حرکت شروع کر دیا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں انگورہ سے دو ہوائی جہاز قسطنطنیہ پہونچے ہیں۔ جو بالکل نئے ہیں۔ اور ان کے چلانے والے زبردست ہوا باز شاکر فیضی بک ہیں ؛

— انگورہ اور ارض روم کے درمیان جو ریلوے بنائی جانے والی ہے۔ اس کے مصارف کا تخمینہ ۷ کروڑ اشرفی ہے ؛

— قسطنطنیہ کے پولیس کمشنر نے حکم دیا ہے۔ کہ ٹرام گاڑیوں میں خواتین کے جو علیحدہ حصے ہیں ان کو الگ کر دیا جائے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ؛

— عمان میں سرکاری طور معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ حسین نے [illegible] حجاز ریلوے کے لئے ۱۵ انجنوں اور [illegible] گاڑیوں کی فرمائش دی ہے۔ اور ان قبائل کے [illegible] ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ جن کے علاقہ میں ہو کر حجاز ریلوے گذرتی ہے۔ اور اس معاہدہ کی رو سے اپنے اپنے علاقہ میں ریل کی حفاظت کا ہر شیخ ذمہ دار ہوگا ؛

— ہیمبرگ ۱۹ر جنوری ایک انگریزی دخانی جہاز "نادر عمر" نامی جو بمبئی سے چلا تھا۔ بوجہ کہر کے خشکی پر چڑھ گیا۔ ٹگ جہاز قریب کھڑے ہیں ؛ بعد کی خبر ہے کہ "نادر عمر" جہاز کو تیرانے کی کوششیں ناکامیاب رہیں۔ اب یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ اس کا مال اوتارا جائے ؛

— سڈنی ۱۷ر جنوری۔ ۸۸۰ گز کی تیراکی میں دوڑ ہوئی۔ جس میں کارلٹن نے آرنی برگ کو ۱۵ گز سے شکست دی۔ کل وقت ۱۰ منٹ ۱۵ سکنڈ خرچ ہوا۔ یہ دنیا کا بہترین نتیجہ ہے ؛

— بمبئی ۳۱ر جنوری۔ اسٹرائک کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تین ملوں نے آج صبح کو بڑی تاخیر کے ساتھ کام شروع کیا۔ ایڈورڈ مل کے ملازموں نے ہڑتالیوں کے خوف سے کام کرنے سے انکار کیا مزدوری پیشہ کے لیڈروں کا ایک جلسہ آج شام کو منعقد ہوگا۔ ہڑتالیوں کی تعداد ایک لاکھ ۴۰ ہزار تک پہونچ گئی ہے۔ ۷۵ ملیں بند ہو گئی ہیں۔ حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ؛

— ہل یکم فروری۔ ڈبلیو۔ ایس ینگ جونس ہوا باز کو ۲۹ر جنوری کو ۴ بجے شام کے وقت رسالپور میں ایک سخت حادثہ پیش آیا۔ طیارہ اپنی پوری رفتار سے جا رہا تھا۔ کہ ایک درخت سے ٹکرا گیا۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد مشین میں آگ لگ گئی۔ اور ہوا باز مر گیا ؛

— بمبئی یکم فروری۔ بحرین سے دریافت کرنے پر بذریعہ زبان برقی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ثانی جناب ابن مسعود سلطان نجد بفضل خدا زندہ سلامت ہیں ؛

— لنڈن ۲ر فروری۔ اٹلی اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں۔ جس میں اٹلی سوویٹ حکومت کو تسلیم کر لیگا ؛

— طہران ۲۰ر فروری۔ ایرانی حکومت نے فرانس میں جو چھ ہوائی جہاز خرید کئے تھے۔ وہ بوشہر میں پہنچ گئے ہیں۔ ایرانی فوج کو تعلیم دینے کے لئے چند فرانسیسی ہوا باز بھی آئے ہیں۔

— پیکن یکم فروری۔ برطانی کارکن کمشنر محصولات مسٹر ایبل کے قلب میں اس کے خانساماں نے چھری بھونک دی۔ جس سے وہ مر گیا ہے۔ دونوں میں کچھ نزاع ہو گئی تھی ؛

— جاپانی پارلیمنٹ اس لئے توڑ دی گئی ہے۔ کہ مخالف ممبر آوردہ اشخاص کی طرف سے تہدیدیں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ تین مخالف جماعتیں مزاحمت کے لئے مل گئی تھیں ؛

— لنڈن ۳ر فروری۔ امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ ولسن کا انتقال ہو گیا ہے ؛

— اسکندریہ ۲ر فروری۔ بازاروں میں مظاہرات ہو رہے ہیں۔ بعض جگہ بدامنی بھی ہوئی ہے ہڑتالیوں نے آج روئی کے کارخانوں کی کھڑکیاں توڑ دیں ریل گاڑیوں کی آمد و رفت اس وجہ سے روک دی گئی ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے چھتوں پر چڑھ کر سنگ باری کرتے تھے۔

— لاہور ۳۱ر جنوری شعبہ حفظان صحت بلدیہ لاہور مظہر ہے۔ کہ ۳۱ر جنوری کے ۲۴ گھنٹوں میں ۴ اشخاص پر مرض طاعون کا حملہ ہوا۔ اور ۴ ہی مریض فوت ہو گئے ؛

— بمبئی یکم فروری۔ آج صبح کو مسٹر لیتن جی ڈی پٹیل شریک اعلے پٹیل برادران شرکت اور ہندی رکن مجلس نیویارک تبادلہ روئی کا انتقال ہو گیا۔ متوفی کی یادگار میں منڈی تبادلہ روئی بند کر دی گئی۔

— لنڈن ۲۹ر جنوری۔ شہزادہ جارج نے ماریلبون کے تھانہ میں جا کر اپنے مسروقہ جواہرات کو شناخت کر لیا۔ جو کہ ایک شہر کا جوہری تھانہ میں لایا تھا۔ یہ جواہرات اس نے خرید کئے تھے۔ یہ جواہرات شہزادہ جارج کے بکس میں تھے۔ جو مغرب اخر ملی میں موٹر کار پر سے چرایا گیا تھا ؛

— گوردوارہ گنگسر صاحب جیتو کی جاترا اور وہاں اکھنڈ پاٹھ شروع کرنے کے لئے ہر روز باقاعدہ اکالی جتھہ جاتا ہے۔ جو ۲۵ اکالی بھائیوں پر مشتمل ہوتا ہے ؛

— خاص رہتک میں پلیگ کا دور دورہ ہے۔ اس کا تدارک کرنے کے لئے اور آئندہ کے لئے بندگان خدا کی خدمت کرنے واسطے رہتک میں ۲۷ر جنوری ۱۹۲۴ء کو ایک سوشل سروس لیگ قائم کی گئی ہے۔ جس کے ۴۰ ممبر اسی دن بن گئے۔ اور مبلغ ۱۲۴ روپیہ چندہ ہوا۔ ۹ اصحاب کی ایک ورکنگ کمیٹی بنائی گئی۔ ۶ نام اور بڑھانے کا اختیار دیا گیا ؛

— ناگپور کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ایمپریس ملز کے مزدور زیادہ اجرتوں کے مقابلہ کی وجہ سے ہڑتالیں کر رہے ہیں ؛

جنڈل اور پیرس نامی دو انگریزی ہوائی جہاز کے افسروں کو پانچ عربوں نے اسٹیشن پر گھیر لیا۔ جنڈل اسی وقت مر گیا۔ اسلئے کہ خنجر لگنے سے سینے کے آرپار ہو گیا۔ لیکن پیرس شدید